احکامِ عید الاضحیٰ

پی ڈی ایف: از عبداللہ خالد قاسمی خیرآبادی 7895886868

مدرسہ مظاہرِ علوم سہارنپور

احکام عیدالاضحیٰ

فضائلِ قربانی

حضرت زید بن ارقمؓ روایت فرماتے ہیں کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں عرض کیا کہ قربانی کیا ہے؟ رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے باپ جناب ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے، اور ہر ہر بال کے عوض نیکی ملتی ہے اھ، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کے خون کے ہر قطرہ سے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں (مراد گناہ صغیرہ ہیں) حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے روایت فرماتے ہیں کہ قربانی کا خون گو زمین پر گرتا ہے مگر خدا کی حفاظت میں رہتا ہے، قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہو جاتا ہے، لہٰذا خوش دلی سے قربانی کیا کرو، اللہ تعالیٰ کے نزدیک بقرعید کے روز سب سے پسندیدہ عمل قربانی کے خون کا بہانا ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص باوجود وسعت و گنجائش کے قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔

مسائل قربانی

قربانی کرنا ایسے شخص پر واجب ہے جو مسلمان اور مقیم ہو یعنی مسافر شرعی نہ ہو،

اور ضرورتِ اصلیہ کے علاوہ بقدرِ نصاب مال کا مالک ہو، خواہ مال نقد ہو، یا اسباب، اور اس مال پر ایک سال گذرنا یا تجارتی ہونا شرط نہیں، بلکہ آخر ایام قربانی میں کسی صورت سے اگر مال کا مالک ہوجائے تب بھی قربانی واجب ہے، اسی طرح اگر بارھویں ذی الحجہ کو سورج ڈوبنے سے پیشتر مسلمان ہوجائے یا مسافر شرعی مقیم ہوجائے اور بقدرِ نصاب مال کا مالک ہوجائے تو قربانی واجب ہے۔

ضرورتِ اصلیہ

وہ ضرورت جو جان یا آبرو سے متعلق ہو یعنی اس کے پورا نہ ہونے سے جان یا آبرو جانے کا خوف ہو مثلاً کھانا پینا، کپڑے، رہنے کا مکان، پیشہ ور کو اس کے پیشہ کے اوزار، باقی بڑی بڑی دیگیں، بڑے بڑے شامیانے اور فرش اسباب ضروریہ میں داخل نہیں ہیں۔

نصاب اور وقت

(۱) مال کی وہ خاص خاص مقداریں جن پر شریعت نے زکوٰۃ فرض کی ہے مثلاً چاندی کا نصاب دوسو درہم ہے جس کے ساڑھے باون تولہ ہوتے ہیں۔

موجودہ دس گرام تولہ کے حساب سے ۶۱ تولہ ۲ گرام ۶۰ ۳ ملی گرام چاندی ہے، اور سونے کا نصاب بیس مثقال ہے جس کے ساڑھے سات تولہ ہوتے ہیں، موجودہ دس گرام کے تولہ سے ۸ تولہ ۷ گرام ۴۸۰ ملی گرام سونا ہے (۲) دسویں تاریخ سے لے کر بارہ تاریخ کے غروب تک قربانی کا وقت ہے لیکن قربانی کرنے کا سب سے بہتر دن دسویں تاریخ ہے پھر گیارہویں پھر بارھویں (۳) شہر اور قصبہ کے رہنے والے کو عید کی نماز سے پیشتر قربانی کرنا درست نہیں البتہ اگر کوئی چھوٹے گاؤں میں رہتا ہو جہاں عید کی نماز شرعاً جائز نہیں تو وہاں صبح صادق کے بعد بھی قربانی کرنا درست ہے البتہ مستحب سورج نکلنے کے بعد ہے۔

(۴) بارھویں تاریخ کو سورج ڈوبنے سے پہلے قربانی کرنا درست ہے جب سورج ڈوب گیا تب قربانی کرنا درست نہیں۔ (۵) قربانی دسویں ذی الحجہ سے لے

کر بارہویں تک جب جی چاہے کرے، رات کو یا دن کو، البتہ رات کو مکروہ تنزیہی ہے۔

قربانی کے جانور کے شرائط اور اوصاف

(۱) شرعاً بھیڑ، بکری دنبہ، گائے، بیل، بھینس بھینسا، اونٹ کی قربانی درست ہے اور کسی جانور کی درست نہیں (لیکن قانوناً گائے اور اس کی نسل کا ذبیحہ بند ہے)(۲) بھیڑ بکری اور دنبہ کے علاوہ بقیہ جانوروں میں اگر سات آدمی شریک ہوکر قربانی کریں تو یہ بھی درست ہے۔

لیکن شرط یہ ہے کہ کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو اور سب کی نیت قربت کی ہو اگر کسی شخص کی نیت فقط گوشت کی ہوگی یا کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہوگا تو کسی کی بھی قربانی درست نہ ہوگی، (۳) قربانی کے لیے کسی نے جانور اس نیت سے خرید کیا کہ اگر کوئی اور مل گیا تو اسے بھی شریک کرلیں گے، خریداری کے بعد کچھ اور لوگ شریک ہوگئے تو درست ہے، اور اگر خریدنے کے وقت یہ نیت نہ تھی بلکہ اپنی ہی طرف سے پورا جانور قربانی کرنے کی نیت تھی تو اگر خریدنے والا امیر تھا یعنی اس پر قربانی واجب تھی اس کے لیے دوسرے کو شریک کرنا جائز ہے مگر بہتر نہیں، اور اگر خریدنے والا غریب تھا یعنی اس پر قربانی واجب نہ تھی اور اس نے وہ جانور قربانی کے ایام میں خریدا تھا تو اس کے لیے دوسرے کو شریک کرنا جائز نہیں، (۴) اگر قربانی کا جانور گم ہوگیا اس لیے دوسرا جانور خریدا پھر پہلا بھی مل گیا تو امیر کو ایک ہی کی قربانی واجب ہوگی اور غریب کو دونوں کی جب کہ اس نے وہ جانور ایام قربانی میں خریدے ہوں، (۵) سات آدمی قربانی کے جانور میں شریک ہوئے تو گوشت بانٹنے کے وقت اٹکل سے نہ بانٹیں بلکہ خوب ٹھیک تول کر بانٹیں، اگر کوئی حصہ کم یا زیادہ رہ جائے گا تو سود ہو جائے گا، اور گناہ ہوگا، البتہ اگر گوشت کے ساتھ شرکاء کے حصہ میں کلّہ، پائے کھال وغیرہ کو شامل کردیا جائے تو پھر اندازہ سے تقسیم کرلینا جائز ہے، (۶) بکرا، بکری سال بھر سے کم کی درست نہیں، گائے بیل بھینس جب پورے دو برس کی ہو چکے تب قربانی درست ہے

اوراونٹ پانچ برس سے کم کا درست نہیں، البتہ بھیڑ یا دنبہ اگراتنا موٹا تازہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہو، اور سال بھر والے بھیڑ اور دنبوں میں اگر چھوڑ دیا جائے تو کچھ فرق نہ معلوم ہوتو ایسے چھ ماہ کے بھیڑ اور دنبے کی قربانی بھی درست ہے۔

وہ عیب جن کی وجہ سے قربانی نہیں ہوتی

(۱) وہ بکری جو باولی ہو کر گھومنے لگے اور دوسری بکریوں کے ساتھ رہنا اور چرنا چھوڑ دے، (۲) وہ بکری جو خارش کی وجہ سے اس قدر دبلی ہوگئی ہو کہ اس کی ہڈیوں میں مغز نہ رہا ہو، (۳) اندھا ہونا، کانا ہونا، اس درجہ دبلا ہونا کہ ہڈیوں میں مغز نہ رہا ہو، ایسی بیماری ہونا کہ مرض بالکل ظاہر ہو، تہائی یا تہائی سے زیادہ حصہ دم یا کان کا کٹا ہونا، یا آنکھ کی تہائی یا تہائی سے زیادہ روشنی جاتی رہی ہو (۴) وہ جانور جس کے اکثر دانت ٹوٹ گئے ہوں، (۵) جس کے پیدائش کے وقت سے کان ہی نہ ہوں لیکن اگر چھوٹے چھوٹے ہوں تو جائز ہے، (۶) جس کے تھن کسی مرض کی وجہ سے مر گئے ہوں، بکری کا ایک تھن اور گائے اونٹ کے دو تھن تمام کے حکم میں ہیں، (۷) زبان کا اس درجہ کٹا ہوا ہونا کہ چرنے اور کھانے سے مانع ہو (۸) سینگ بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں البتہ اگر جڑ سے نہ ٹوٹے ہوں یا پیدائشی نہ ہوں تو جائز ہے (۹) لنگڑا پن اس درجہ ہو کہ فقط تین پاؤں سے چلتا ہو چوتھا پاؤں رکھا ہی نہ جاتا ہو یا چوتھے سے چل ہی نہ سکتا ہو (۱۰) خنثیٰ ہونا (۱۱) اگر عیب خریدنے کے بعد پیدا ہوگا تو امیر کو دوسرا جانور خرید کر قربانی کرنا چاہیے اور غریب کو وہی کافی ہے (۱۲) اگر کوئی عیب ذبح کرنے کے وقت تڑپنے سے پیدا ہو تو اس کی قربانی درست ہے۔

ذبح کرنے کا شرعی اور ضروری طریقہ

☆ جانور قبلہ رخ لٹایا جائے۔

☆ جس چھری سے ذبح کرنا ہو اسے پہلے خوب تیز کرلیا جائے۔

☆ جانور کی گردن پر چھری چلانے کی پوری تیاری کے بعد بسم اللہ اللہ اکبر پڑھا جائے۔

مسئلہ یہ ہے کہ ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہنا اگر کوئی جان بوجھ کر چھوڑ دے تو ایسے ذبیحہ کا کھانا بالکل حرام ہے ہاں اگر بسم اللہ اللہ اکبر کہنا کوئی بھول جائے تب حرام نہیں ہے۔

مستحبات قربانی

(۱) قربانی کے جانور کا موٹا ہونا اور خوبصورت ہونا مستحب ہے (۲) چھری تیز ہو (۳) ذبح کرنے کے بعد ٹھنڈا ہونے تک کھال نہ اتاریں (۴) اگر ذبح کرنا جانتا ہو تو اپنے ہاتھ سے قربانی کرے ورنہ کسی سے کرالے اور خود موجود رہے (۵) ذبح کے وقت یہ دعا پڑھے :اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفاً وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ★ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ★ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ★ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ پھر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کردے (۶) اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے اللھم تقبله منی کما تقبلت من حبیبک محمد وخلیلک ابراھیم علیھما الصلوٰۃ والسلام (۷) ذبح کرنے کے وقت سختی نہ کرے (۸) رسی وغیرہ خیرات کردے (۹) گوشت تہائی خیرات کردے، تہائی اپنے اہل وعیال کے لیے رکھے، اگر ضرورت ہو تو سارا اپنے گھر رکھ سکتا ہے۔

کھال کے مسائل

(۱) قربانی کے جانور کی کھال خیرات کردے یا اس سے کچھ بنوالے یا ایسی چیز سے بدل لے جو باقی رہ سکے جیسے ڈول وغیرہ (۲) قربانی کا گوشت یا کھال کی قیمت کاٹنے والے کو اجرت میں دینا جائز نہیں اسی طرح امام اور مؤذن کو خدمت مسجد کی اجرت

میں دینا یا کسی ملازم کی اجرت میں دینا جائز نہیں، البتہ کسی مسجد میں دستور بھی نہ ہو اور صاف کہہ دیا گیا ہو کہ یہاں کھال وغیرہ نہ ملے گی، تو پھر کوئی امام اگر غریب ہو تو قیمت کھال اور اگر امیر ہو تو صرف کھال دینا جائز ہے۔

عید کی نماز

(۱) ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو دو رکعت نماز بطور شکریہ پڑھنا واجب ہے (۲) عید کی نماز کا وقت آفتاب روشن ہونے سے زوال آفتاب تک ہے (۳) عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کرے دو رکعت واجب عیدالاضحیٰ کی، چھ واجب تکبیروں کے ساتھ پڑھتا ہوں اس نیت کے بعد تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لے اور سبحانک اللھم پڑھ کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور ہر مرتبہ مثل تکبیر تحریمہ کے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور بعد تکبیر کے ہاتھ چھوڑ دے اور ہر تکبیر کے بعد امام اتنی دیر توقف کرے کہ سب لوگ تکبیر کہہ سکیں اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ چھوڑے بلکہ باندھ لے اور پھر قراءت کے وقت مقتدی خاموش کھڑا رہے پھر امام کے ساتھ رکوع وسجدہ کرے پھر دوسری رکعت میں امام الحمد اور سورت پڑھ کر رکوع میں جانے سے پہلے تین تکبیریں کہے گا مقتدی بھی پہلے کی طرح تین تکبیریں کہے اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ باندھے بلکہ چھوڑے رکھے اور پھر چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے (۴) عید کا خطبہ پڑھنا مثل جمعہ کے شرط وفرض نہیں ہے بلکہ سنت ہے مگر سننا جمعہ کے خطبہ کے مثل واجب ہے، (۵) اگر کسی کو عید کی نماز نہ ملی ہو سب پڑھ چکے ہوں تو تنہا نہیں پڑھ سکتا (۶) اگر کسی کی ایک رکعت نمازِ عید چلی جائے تو جب اس کو ادا کرنے لگے تو پہلے قراءت پڑھے اس کے بعد تکبیریں کہے (۷) اگر کوئی شخص نماز عید میں ایسے وقت میں شریک ہوا ہو کہ امام تکبیروں سے فارغ ہو چکا ہو تو فوراً نیت باندھنے کے بعد تکبیر کہہ لے ورنہ حالت رکوع میں بجائے تسبیح کے بلا ہاتھ اٹھائے تکبیریں کہہ لے، اگر تکبیروں سے ابھی فراغت نہیں ہوئی تھی کہ امام نے سر اٹھالیا تو یہ بھی کھڑا ہو جائے اور جس قدر تکبیریں رہ گئی ہیں وہ معاف ہیں۔

مسنوناتِ روزِ عید

(۱) شرع کے موافق اپنی آرائش کرنا (۲) غسل کرنا (۳) مسواک کرنا (۴) خوشبو لگانا (۵) صبح کے وقت سویرے اٹھنا (۶) عیدگاہ بہت سویرے جانا (۷) عیدگاہ جانے سے پہلے کچھ نہ کھانا (۸) نماز عیدگاہ میں جا کر پڑھنا بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو (۹) ایک راستہ سے جا کر دوسرے سے واپس آنا (۱۰) پیادہ جانا (۱۱) راستہ میں اَللّٰہُ اَکْبَرْ اَللّٰہُ اَکْبَرْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ اَللّٰہُ اَکْبَرْ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ بلند آواز سے پڑھتے جانا (۱۲) عیدگاہ سے واپسی کے بعد اور کچھ کھانے سے پہلے اپنی قربانی سے گوشت کھانا۔

تکبیراتِ تشریق

(۱) نویں تاریخ کی صبح سے تیرھویں تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرْ اَللّٰہُ اَکْبَرْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ اَللّٰہُ اَکْبَرْ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ بلند آواز سے کہنا واجب ہے، عید کی نماز کے بعد بھی ایک مرتبہ پڑھی جائے (۲) تکبیر نماز سے متصل کہے، اگر سلام پھیر کر بات کر لی یا مسجد سے نکل گیا، یا ہنس پڑا یا وضو توڑ دیا تو تکبیر ساقط ہو جائے گی (۳) مسافر و مقیم شہر اور گاؤں میں رہنے والے مقتدی اور تنہا نماز پڑھنے والے اور عورت سب پر تکبیر واجب ہے، البتہ عورت آہستہ کہے، (۴) جس کی ایک رکعت یا زائد جاتی رہی ہے وہ اپنی نماز سے فارغ ہونے کے بعد تکبیر کہے (۵) اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے تو مقتدی تکبیر نہ چھوڑے زور سے پڑھے تا کہ امام وغیرہ کو بھی یاد آ جائے اور وہ بھی پڑھ لیں۔

نوٹ:۔ چیک ڈرافٹ پر صرف یہ لکھا جائے۔ ”مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور“

MADRASA MAZAHIR ULOOM

SAHARANPUR (U.P.) INDIA 247001

حضرت مولانا سید محمد شاہد صاحب (امین عام) ❖ حضرت مولانا سید محمد سلمان صاحب (ناظم)

مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

MADRASA MAZAHIR ULOOM

SAHARANPUR (U.P.) INDIA PH.0132-2655542, PIN .247001

E-mail:jamiamazahir@gmail.com

DESIGNED BY. MUHAMMAD ZUBAIR
AL-FAZL COMPUTER SRE +91-9359209995